Vol.4 No.2 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

سرائیکی ڈوہڑہ: (تعریف، نظریات اور اقسام)

روبینہ شہناز

ڈاکٹر محمد ممتاز خان

ABSTRACT

Poetry is ingrained in the general mood of Siraiki Wasaib. Like the national language Urdu and other Pakistani languages, Siraiki language also has a reliable collection of literature of various genres which is popular due to its unique qualities. In Siraiki Language, "Dohra" has a special and unique popularity because there are some genres in the literature of language which make it a special identity of literature. An examination of the tradition of this genre reveals that it has been practiced in Siraiki poetry since ancient times. Evidence of this can also be seen in the "Rigveda", the first available document of the area. In Terms of Form, subject matter and different forms of "Dohra" have been prevalent with the passage of time. This change in the "Dohra" has been a guarantee of its popularity and survival. Specific types of "Dohra" are mentioned in term of forms and subject matter which further explain on basis of its creation, breadth and shape.

Key words: *Dohra, genres, Siraiki Wasaib, Siraiki Language, Poetry, Rigveda, Breath and shape.*

سرائیکی زبان میں مختلف اصناف ادب کی ایک مضبوط روایت پائی جاتی ہے جن میں لوک داستانیں، ضرب الامثال، محاورے، لوک کہانیاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ شعری اصناف میں سے "ڈوہڑہ" سب سے قدیم اور ضخیم صنف ادب ہے جو آغاز سے لے کر موجودہ عہد تک تخلیق بھی ہو رہی ہے اور عوام میں مقبول بھی ہے۔ ابتداء میں صرف بیت لکھے گئے پھر ان کو دہرا یعنی دوگنا کر کے لکھا گیا تو شاعری کی زبان میں یہ "ڈوہڑہ" بن گیا۔ یہ "ڈوہڑہ" تین چار پانچ اور چھے مصرعوں میں لکھا جانے لگا۔ اس صنف کا بند بحر اور سی حرفی سے گہرا تعلق ہے۔ مختلف محققین نے "ڈوہڑہ" کی تعریف کے تعین میں اپنی اپنی آراء کا اظہار کیا ہے۔ کیفی ؔجام پوری اپنی کتاب "سرائیکی شاعری" میں لکھتے ہیں:

> "سندھی میں اسے "ڈوہیڑہ" اور "دوہو" کہتے ہیں اور ملتانی میں "ڈوہڑہ" ۔ یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کہ ڈوہڑے میں صرف دو بیتیں ہوتی ہیں"(1)

سرائیکی زبان کے محقق ڈاکٹر سجاد حیدر پرویز نے بھی کیفی کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

> "عموماً ڈوہڑے میں چار مصرعے یا دو بیت ہوتے ہیں دراصل پہلے بیت لکھتے جاتے تھے پھر ان کو دہرا کیا گیا تو "ڈوہڑہ" بن گیا۔(2)

پنجابی زبان کے محقق حمید اللہ ہاشمی لکھتے ہیں:

> "ڈیوڑھے یا ڈوہڑے چار مصرعوں پر مشتمل ہوتے ہیں لیکن ہر مصرعے کے بعد دو رکن بڑھا دیے جاتے ہیں فارسی ادب میں اسے صنعت مستزاد کہتے ہیں" (3)

پروفیسر دلشاد کلانچوی اپنی کتاب "سرائیکی باغ بہاراں" میں دوہڑے کی تعریف یوں کرتے ہیں:

> "دوہڑا دوہرے شعر کو کہتے ہیں۔ ایسی نظم جس میں چار مصرعے ہوں اور چاروں آپس میں ہم قافیہ، ہم ردیف، اور ہم وزن ہوں"(4)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
1. پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ سرائیکی، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور
2. اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ سرائیکی، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

کچھ محققین اور نقاد یہ بھی کہتے ہیں کہ دوہڑا اصل میں "ڈوہ" سے اخذ ہے۔ ڈوہ دوش یا الزام کو کہتے ہیں۔ اس لیے ایسی نظم جس میں شاعر اپنے محبوب سے مکالمہ کرتا ہے اور اسے دوش دیتا ہے یا پھر سارے دوش اپنے سر لیتا ہے اور اپنے ساتھ ہونے والے ظلم، زیادتی اور دوسری جذباتی کیفیات کو بیان کرتا ہے اسے ڈوہڑہ کہتے ہیں۔ دوہڑے کی تعریف بیان کرتے ہوئے سرائیکی زبان و ادب کے ایک اور محقق ڈاکٹر گل عباس اعوان اپنی رائے پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"یہ ڈوہ۔۔۔ہڑا ہے۔ ہڑ سرائیکی زبان میں طغیانی کو کہتے ہیں یعنی شاعر کا اپنی جذباتی طغیانی کو بیان کرنا۔ اس تعریف کے مطابق دوہڑے کے پہلے دو مصرعوں میں جذبات کی لہر اونچی، بلند اور فراز ہو، تیسرا مصرعہ پھر دھیما اور چوتھے مصرعے میں جذبات کی لہر پھر اونچی ہو یعنی طغیانی یا ہڑ دوبارہ آتا ہے اس لیئے اسے دوہڑہ کہتے ہیں"(5)

اگر ہم لفظ دوہڑہ پہ غور کریں تو ہمیں اس کے معانی سمجھنے میں مشکل پیش نہیں آئے گی کیونکہ یہ صنف کسی اور زبان سے سرائیکی زبان میں نہیں آئی بلکہ اس صنف کی پُو سرائیکی زبان سے پھوٹی ہے۔ اصل میں ڈوہڑہ "ڈوہ" کی تصغیر ہے۔ عبدالغفور قریشی اپنی کتاب "پنجابی ادب دی کہانڑی" میں دو تین جگہوں پر دوہڑہ کی تعریف کرتے لکھا ہے کہ:

"دوہڑہ لوک گیتوں کی صنف ہے اور بے حد پرانی صنف ہے۔ اس میں مضمون کو دوہرا کر کے صیقل کیا جاتا ہے۔ سرائیکی میں دوہڑے کو "بولی" بھی کہا جاتا ہے۔ مثلاً

اڈیاں نی کونجاں وچ ساوی کونج اے
ہک تی ڈی وچھوڑا ڈوجھی وطناں دی مونجھ اے

وہ مزید لکھتے ہیں کہ:

یہ ہندی سنسکرت کی بحر ہے۔ اس کے دو یا چار مصرعے ہوتے ہیں۔ دوہڑے کے پہلے مصرعے کا خیال دوسرے مصرعے میں مکمل ہوتا ہے۔ دوہڑے کی بے شمار بحریں ہیں جن میں سے 23 زیادہ مشہور ہیں"(6)

سرائیکی دوہڑہ کتنی قدیم صنف ہے اس بارے تحقیق کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اس صنف کا وجود "رگ وید" کی شاعری میں بھی موجود تھا۔ زیادہ تر محققین کی رائے ہے کہ دوہڑہ معلوم تاریخ مطابق دو ہزار سال پرانی صنف ہے جبکہ اگر ہم لوک دوہڑے کا جائزہ لیں تو اس کی تاریخ معلوم نہیں ہوتی کیونکہ لوک دوہڑے زبانی روایت کے تحت سفر کرتے رہے ہیں ان کے نہ تو شاعروں کا پتہ ہے اور نہ ہی زمانے کا۔ مختصر یہ کہہ سکتے ہیں کہ دوہڑہ انسانی زندگی کے ساتھ ساتھ سفر کرتا رہا ہے جہاں سے انسانی شعور اور علم و ادب کا آغاز ہوا ہے دوہڑے کا آغاز بھی وہیں سے ہوا ہے۔ دوسری قدیم اصناف کی طرح دوہڑہ بھی لوک ادب کی ترقی یافتہ شکل ہے۔ دوہڑے کا بیج لوک ادب سے پھوٹا ہے اور عہد بہ عہد ارتقائی سفر طے کر کے اس صنف ادب نے موجودہ عہد میں ایک خالص اور مکمل صنف کا درجہ حاصل کر لیا ہے اب ہم سرائیکی دوہڑے کو لوک ادب کا حصہ تو کہہ سکتے ہیں مگر اسے لوک گیت نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ ایک ایسی مختصر نظم ہے جو فرد واحد کی تخلیق ہوتی ہے اور اس کے آخری مصرعے میں شاعر اپنا تخلص استعال کرتا ہے اس کے برعکس لوک گیت تو مختلف لوگوں کی کاوش ہوتے ہیں اور ان میں تخلص بھی نہیں ہوتا۔ اکرم قریشی دوہڑے کی تعریف اس طرح بیان کرتے ہیں:

"دوہڑے کے چار مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اس میں ہر طرح کے مضامین بیان کیئے جاتے ہیں، عموماً عشقیہ مضامین ہوتے ہیں۔ دوہڑہ ٹیلیفون کال کی طرح ہے محب بولتا ہے اور محبوب سن لیتا ہے"(7)

اعجاز ڈیروی کے مطابق:

"دوہڑوں میں حسن یار کی تعریف، فراق کا غم، اپنی محرومیوں کا ذکر، وسیب کے زیورات، پہناوے، ساون کی رت چیتر بہار کا موسم، وصل کی خواہش اور سارے سانجھے انسانی جذبات کا اظہار پایا جاتا ہے"۔(8)

دوہڑے کی اقسام:

ادب انسانی زندگی کا عکاس ہے۔ یہ کائنات اور اس میں موجود علم و ادب اور تخلیقات کا بڑا موضوع بھی صرف انسان ہی ہے رب کائنات کی تخلیق کا محور انسان تھا اور پھر اس انسان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اس کائنات میں دوسری اشیاء تخلیق کی گئیں۔ انسان ہو یا کوئی اور مخلوق، ادب ہو یا کوئی ادبی فن پارہ یا پھر اس ادب کی کوئی صنف، کوئی بھی چیز جب وجود میں آتی ہے تو وقت کے ساتھ ساتھ اس کے اندر وسعت اور جدت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ جیسے انسان کی عمر کے ساتھ ساتھ شکل تبدیل ہوتی ہے ویسے ہی ادبی اصناف کی ہیئت بھی وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہے اور پھر یہ تبدیل شدہ شکلیں مختلف ہو جاتی ہیں۔ جب کوئی محقق یا نقاد ان شکلوں کا

Vol.4 No.2 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

گہری آنکھ سے مشاہدہ کرتا ہے تو اِن کے بہت سے پہلو سامنے لے آتا ہے۔ یہ سامنے آنے والی اشکال یا پہلو اس صنف ادب کی شاخیں یا اقسام بن جاتی ہیں۔ زیر بحث موضوع میں دوہڑہ کا تفصیلی مطالعہ پیش خدمت ہے جس میں اس کی ہر دو اقسام یعنی بالحاظ ہیئت و موضوع کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔

1۔ دوہڑے کی اقسام بلحاظ ہیئت

2۔ دوہڑے کی اقسام بلحاظ موضوع

> ہیئت سے مراد عام طور پر شکل ہے مگر ادبی اصطلاح میں ہیئت سے مراد انداز و بیان کی وہ صورت ہے جو فنی اور تکنیکی خصوصیات کے باعث کسی شعری تخلیق کی شناخت بن جائے۔(9)

سرائیکی زبان میں شعری تخلیق "دوہڑہ" کی فنی اور تکنیکی خصوصیات کا مطالعہ کرنے کے لیے ہم دوہڑے کی ہیتی اقسام کا تفصیلی مطالعہ کرتے ہیں۔ بلحاظ ہیت دوہڑے کی درج ذیل اقسام ہیں۔

بیت / دو مصرعہ دوہڑہ:

بیت یا دو مصرعہ دوہڑہ کا خالق ہمارے پاس موجود ریکارڈ کے مطابق بابا فرید ہے ویسے تو موجودہ دور تک دو مصرعہ دوہڑہ کسی نہ کسی صورت میں تخلیق ہو رہا ہے۔ مگر اس کا آغاز گیارویں صدی عیسوی میں بابا فرید نے کیا۔ بابا فرید کا کلام تصوف کے رنگ میں رنگا ہوا ہے اور اس کے موضوعات میں انسانی زندگی اور سماج کا ہر پہلو موجود ہے۔

فریدا جنگل جنگل کیا بھنویں ، وݨ کنڈا موڑیں
وسی رب ہیالیے، جنگل کیا ڈھونڈیں (10)

بابا فرید کے بعد آنے والے شعراء نے بھی بیت لکھے ہیں۔ اکثر شعراء کے کلام میں زیادہ مصرعوں کے علاوہ ابیات یعنی دو مصرعہ دوہڑے بھی ملتے ہیں۔ شاہ عبدالطیف کا نمونہ کلام ذیل میں درج ہے۔

حاکم تھیواں، حکم چلاواں ، عشق انگارے پاواں
جیکوں عشق نہ ناٹھا ، سو سبھے قتل کراواں (11)

سہ مصرعہ دوہڑہ:

دو مصرعہ دوہڑے میں وسعت پیدا ہوئی اور بابا فرید کے بعد آنے والے شعرا نے صنف دوہڑہ میں وسعت پیدا کرتے ہوئے اسے دو مصرعوں سے بڑھا کر تین مصرعوں میں لکھنا شروع کر دیا۔ کلاسیکل دور کے شعراء کے کلام میں سہ مصرعہ دوہڑہ زیادہ مقدار میں ملتا ہے۔ ذیل میں سہ مصرعہ دوہڑے کی مثال درج ہے۔

عشق اساڈے سر تے سیاں ڈاڈھا کٹک چڑھایا
ابرو چشم تے خال زلف دی ، چلکے تاب ڈکھایا
حسن دی فوج دی ڈیکھ سیاست میں تاں ہوش گنوایا (12)

چار مصرعہ ڈوہڑہ:

سب سے زیادہ جس شکل میں دوہڑہ لکھا گیا ہے وہ چار مصرعے کا دوہڑہ ہے۔ بابا فرید کے بعد سے لے کر ۲۰۲۰ء تک دوہڑہ چار مصرعوں میں اپنی پوری شان و شوکت سے مقبول ہے اور اپنے معانی "ڈوڑا" کا زندہ ثبوت ہے ۔ ذیل میں کلاسیکل اور جدید چار مصرعہ دوہڑہ کی مثالیں درج ہیں۔

ملیاں یار ڈسیندا ناہیں ہے وے لوکو ملیاں
ڈھونڈاں ملیاں سڑن تلیاں عشق ماہی دے تلیاں
چھلیاں کت نہ ناڑاں مائے عشق ماہی دے چھلیاں
خوشدل ماہی پار سݨیندا میں طرف اُسی دے چلیاں (13)

پانچ مصرعہ دوہڑہ:

پانچ مصرعہ دوہڑہ ہمیں کلاسیکل عہد کے دوہڑوں میں وافر مقدار میں ملتا ہے۔ جدید دوہڑے میں پانچ مصرعہ دوہڑہ میری نظر سے نہیں گزرا مگر کلاسیکل عہد میں بہت سے شعرا کے کلام میں موجود ہے۔ ذیل میں مثال کے طور پر نمونہ ملاحظہ کریں۔

سوہݨا ناز غماز سیتی ، وہ چال عجائب چلے

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

شمس قمر شرمندہ ہوئے مکھ دے ڈیکھ تجلے
کون دلیر جو ہووے اتھاں تاب حسن دا جھلے
وال وٹیل کاریہر کالے، ول ول چھلے چھلے
روز ازل توں یار سجّن میں پیوم انھاں دے پلے (14)

چھے مصرعہ دوہڑہ:

دوہڑے کی ہیئت نے اپنا ارتقائی سفر جاری رکھا اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کے مصرعوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا اور پانچ مصرعوں کے بعد دوہڑہ چھے مصرعوں پر مشتمل لکھا جانے لگا۔ مثال ذیل میں درج ہے۔

رت ساوݨ دی آس ملݨ دی ، آساں آن پناویں، نہ چر لاویں
سوہݨی رُت تے سوہنڑیاں تانگھاں، سوہنڑاں منہ ڈکھاویں ، نہ چر لاویں
دستے ونگ دے رنگ نویں دے ، چڑھ سیج تے سنگ سہاویں، نہ چر لاویں
چولے تنگ بنولے گل پا ،بغلیں انگ چا لاویں ، نہ چر لاویں
قول پنانویں ،ڈیکھیں متاں اکھیں رت رووایں، نہ چرلاویں
ول سکدے نوروز دے دل تے آبرِ مہر برساویں ، نہ چرلاویں (15)

سات مصرعہ دوہڑہ:

لڑ پیا زور لڑاکا لڑکا، نال اساڈے لڑکے
گھڑی گھڑی گھنڑیال سݨاوے کوڑ نویں گھڑ گھڑ کے
پھڑک پووے پھڑکاوے پھڑکے نانہہ مروڑی پھڑ کے
کھڑکے روز پٹائے کھڑکے پتر حیاتی کھڑکے
اڑی ہوئی جند نکل نہ ویندی اڑی کرے اڑاڑ کے
اڑکے ہجر حرامی ہڈیاں ہر ہیم اڑ اڑ کے
جگر یتیمؔ نہیں او ساڈے ساہ کڈھن جھل ڈڑکے (16)

آٹھ مصرعہ دوہڑہ:

دوہڑے کی صنف شروع ہوئی تو ہر شاعر نے اپنے اپنے فن کا کمال دکھایا۔ کسی نے روایت کو برقرار رکھا تو کسی نے اپنے فن کے ہنر کا اپنے انداز میں مظاہرہ کیا۔ اکثریت شعراکرام نے چار مصرعہ دوہڑہ لکھے ہیں۔ چار سے بڑھا کر پانچ چھ سات اور آٹھ مصرعوں تک بھی لکھا ہے۔ آٹھ مصرعہ دوہڑہ کثرت سے ہمیں حمل لغاری کے کلام میں ملتا ہے۔ حمل لغاری کے آٹھ مصرعہ دوہڑوں میں سے ایک دوہڑہ نمونے کے طور پر ذیل میں درج ہے۔

مار ںیا منوا ںیا ڈے بار برہ دا باری لاکر یاری
ہس ںیا دل کھس ںیا بیکس کنوں نے کاری لاکر یاری
کھل ںیا آ ٹل ںیا نا مل ںیا بے واری لاکر یاری
چھوڑ ںیا دل تروڑ ںیا منہ موڑ ںیا گزماری لا کر یاری
موہ ںیا کر دروہ ںیا بے ڈوہ کیتس بے زاری لا کر یاری
یاد نہ کجھ فریاد میڈی نہ داد نہ کیا دلداری لاکر یاری
نال حمل نہ ںال کیتس نہ حال پچھیس ہک واری لا کر یاری (17)

دس مصرعہ دوہڑہ:

الف اللہ وچ مسجد دے اساں پڑھݨ قرآن ںیوسے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.4 No.2 2021

پہلی پٹی تختی دے وچ پکڑ استاد گھدوسے
زیر زبر پیش اگوں سارا صحیح حرف بچوسے
کھڑی مدی مد درازی کوشش چھک چھکیوسے
ڈو زبراں اَن بَن اِن بِن اُن بُن سبق پکیوسے
جزمی تختی دے وچ وحدت رمز لدھوسے
ی یزمی یاری یار دا سارا رنگ ڈٹھوسے
نوں بھتی شدی تختی دے وچ حاصل راز تھیوسے
کل یزمی اب تے اُب سب تکرار کتوسے
حاصل خیرؔ تھیوسے قیدہ جو قرآن تمام بچوسے (18)

گیارہ مصرعہ دوہڑہ:

مل سیالیں ٹولے کرکے ندی کنارے چلیاں
اساں سنٖاتیاں جو چڑھ پیاں ، واہ حسن دیاں گھلیاں
غمزے نال غرور سیتی، او چڑھیاں چھٹکیاں چھلیاں
پلک دے وچ ہووے جھلک انہاں دی اوں کہیں نہ جھلیاں
اپݨے وطن وچ دھاوݨ کیتے او نشے نال اوہ رلیاں
مارݨ کیتے عشاقاں دے او کندھی چناہ دے ڈھلیاں
وچ دریا دے پووݨ سیتی ہک نے دیاں ملن تلیاں
درد منداں دیاں صف بصفاں آ کھڑیاں بھلیاں بھلیاں
ویکھݨ نال لقا انھاں دے درد بھریاں اوہ دلیاں
عشق حسن دی ا نہ ڈھم ڈوہیں کندھیاں ملیاں
حسن دیاں عشاق نوں سچوؔ ، مار کے فوجاں ولیاں (19)

سی حرفی دوہڑہ:

یہ نظم کی وہ قسم ہے جس میں حروفِ ابجدی یعنی الف سے لے کری تک ہر حرف کے ساتھ ایک بند تخلیق کیا جاتا ہے یعنی ہر بند کسی نہ کسی حرف سے شروع ہوتا ہے۔ سی حرفی کا ڈھانچہ بھی دوہڑے جیسا ہوتا ہے اس لیے ہم سی حرفی کو دوہڑے کی ہیئتی اقسام میں شمار کرسکتے ہیں۔ سرائیکی دوہڑے کا ایک بڑا ذخیرہ سی حرفی کی شکل میں موجود ہے۔ سی حرفی کے موضوعات میں حمد، نعت، اصلاح، تصوف، معرفت، عشق ومحبت، دینی مسائل اور واقعات کربلا کو شامل کیا گیا ہے۔ ذیل میں سی حرفی درج ہے۔

الف ان بن ان بن ان بن مینوں بھتاں سبھے وسریاں
زیراں زبراں جو ہر دسن ب ت تیغاں مصریاں
مَداں شداں نکتے تمے، ودھیاں ولیں نسریاں
حیدر زہر پیارے والی میکوں کھنڈ نباتاں مصریاں (20)

بارہ ماسہ دوہڑہ:

شعر کا مزاج زمین سماج اور اس پر بسنے والوں سے جڑا ہوا ہے، بدلتی رُتیں ہمیشہ انسان کی ساتھی رہی ہیں۔ یہ
رُتیں نہ صرف بنی نوع انسان کے ظاہر باطنی مزاج پر اثر انداز ہوتی ہیں بلکہ یہ فصلوں اور چرند پرند کی افزائش کے لیے بھی ضروری ہیں۔ موسم اپنی تبدیلی کی کوشش سے ہر ایک کو متاثر کرتا ہے۔ سال کے بارہ مہینوں کی موسمی کیفیات ہجر کے جذبات اور شدت کو ایک قدیم ہندی صنف بارہ ماسہ میں بیان کرنے کی روایت ملتی ہے۔ بارہ ماسہ

Vol.4 No.2 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

میں شاعر سال کے بارہ مہینوں کی موسمی کیفیات اور ان کے اثرات کے مطابق ہجر و فراق اور تنہائی کی شدت کو بیان کرتا ہے۔ ذیل میں جان محمد گداز کے بارہ ماسہ کے بند درج ہیں۔

مانگھ:

آیا مہینہ مانگھ دا ماہی ہیم پردیس   کنگن قلابہ ہاتھ کر جوگݨ دا کیتم ویس
روپن براگن ہو کھڑی گل کھول مارو کیس   ہک میں گدازن مانڈیاں ملیم نکالی دیس

پوہ:

آیا مہینہ پوہ دا برفاں کرن پامال   خالی پلنگ تے سیجڑی ساڑاں چنواتی نال
بارھاں مہینے سال دے اصلوں نہ کیتس ںال   ہک میں گدازݨ مانڈیاں رو رو وݨایم حال [21]

سات وارے ہفت نامے:

جان محمد گداز بارہ ماسہ کے علاوہ سات وارے بھی لکھے ہیں یہ دوہڑے ہفتے کے ناموں کے ساتھ منسوب ہوتے ہیں اس صنف سخن میں صرف جان محمد گداز نے طبع آزمائی کی ہے۔ ذیل میں سات وارہ درج ہے۔

پہلاڈینہہ: چھݨ چھݨ کریندیاں سینگیاں زیور سہیندیاں ٹھیک
ہک میں ڈوہاگِݨ مانڈیاں دردوں کڈھا سو چیک
ننڈھڑی جوانی سانولا تیڈی ارومی لیک
ہک میں گدازݨ مانڈیاں روساں حیاتی تیک

ستواں ڈینہہ: آیا ڈیہاڑا جمعے دا سینگیاں کریندیاں کٹھ
حوراں پریاں دا ویس کر سانول ملن ہتھ وٹھ
پینگھیں اُتے چڑھ جھوٹدیاں ترے سو سہیلی سٹھ
ہک میں گدازݨ مانڈیاں ریہاں سنیہڑے پٹھ [22]

آٹھ پہر دوہڑہ:

پہروں سے منسوب دوہڑوں میں شاعرانہ اظہار۔

پہلا پہر: پہلا پہر ہے ڈینہہ دا سینگیاں ٹرن ٹھم ٹھم
چڑھیاں سݨ دی سیج تے کلھڑی رہیاں ہک دم
دلڑی آئی وچ جوش دے اکھیاں وہن چھم چھم
ہک میں گدازݨ مانڈیاں ہک جان سو سو غم

اٹھواں پہر: اٹھواں پہر ہے رات دا سینگیاں سبھے سرشار
پہچیاں قرب مدار نوں نکھڑی رہیاں بے کار
سانول نوازیاں لطف کر ہجروں تھیاں بیزار
ہک میں گدازݨ مانڈیاں ںاݨے نبی مختیار [23]

سوالی جوابی دوہڑہ:

Vol.4 No.2 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

سرائیکی شاعری میں وقت کے ساتھ ساتھ نئے نئے تجربے ہوتے رہے ہیں۔ سرائیکی دوہڑے کی ہیئت میں ایک ہیئت "سوالی جوابی دوہڑے" بھی شامل ہوتی ہے۔ نمونہ کلام درج ذیل ہے۔

سوالی بند قصہ ہیر رانجھا:

ذ ذلیل علیل تھینویں دل ساڑیو ساڑ پ٘ نالیو دھی
کارنڑ چاک ہلاک پھریں کل ننگ نموز و٘ نالیو دھی
خرقہ شان حیا دا پاڑیو آخر ضد کوں پالیو دھی
عارض دختر نیکی دے وچ اپڑا ناواں ٘مالیو دھی

جوابی بند قصہ ہیر رانجھا:

ر رموز اصل نہ جانڑے شان عجب ہے چاک دا ماء
زمین زمن وچ رانجھنڑ سائیں صاحب ہے افلاک دا ماء
صورت سیرت وچ لاثانی مالک ہے لولاک دا ماء
عارض چاک نہ ٘مانڑ محض دیدار ایہو حق پاک دا ماء (24)

سوائی دوہڑہ:

دہڑہ کی مزکورہ بالا اقسام کے علاوہ اس کی ایک مقبول ہیئت مستزاد جس کو سرائیکی میں "سوائی" بھی کہا جاتا ہے، خاصی مقبول ہوئی۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ کریں۔

اے سسیے کر یاد وطن نوں چھڈ دے طفلاں بازی بے اندازی
کد تک رہن نواہو تینوں کوٹ فصیلاں نازی کاخ مجازی
اُٹھ ٘ئے ڈار بھنڈار سیاں دے کتنے لالا بازی کھا خربازی
حاجی محمد سٹ گھت سسیے ظالم تیر اندازی دست درازی (25)

دوہڑے کی موضوعاتی اقسام:

کوئی بھی ادب موضوع کے بغیر تخلیق نہیں ہو سکتا۔ ادب کی کوئی صنف ایسی نہیں جس کی بنیاد کسی موضوع پر نہ رکھی گئی ہو چاہے وہ صنف منثور ہو یا منظوم۔ اس روئے زمین پہ تخلیق ہونے والے ہر ادب کا سب سے بڑا موضوع سماج ہے اور اس سماج میں رونما ہونے والے حالات ہیں۔ یہ حالات کہیں مذہبی عقیدت کو اجاگر کرتے ہیں تو کہیں عشق ورومانس اور محبوب کے فراق و وصال کو۔ کہیں عشقِ حسین کو ظاہر کرتے ہیں اور کہیں ستم حیات کو۔ شاعر کا دکھ درد پوری انسانیت کا دکھ درد ہوتا ہے او رشاعری دکھ درد کی بہن ہے۔ اگر ہم سرائیکی شاعری کا مطالعہ کریں تو اس کی ہر صنف میں ہمیں سماج اور سماجی رہن سہن نظر آتا ہے اور اس رہن سہن میں مرکزی حیثیت انسان کی ہے اور ادب اس انسان کے معاملات کے ارد گرد گھومتا ہے۔ سرائیکی شاعری میں ویسے تو ہر صنف پر طبع آزمائی کی گئی ہے مگر کافی اور دوہڑہ سرائیکی شاعری کی پہچان ہیں۔ سرائیکی دوہڑے نے زندگی کے ہر پہلو کو اپنے موضوعات میں لپیٹا ہوا ہے۔ موضوعاتی لحاظ سے ہم دوہڑے کو درج ذیل اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

ا۔ مذہبی دوہڑے ۲۔ حسینی دوہڑے ۳۔ عشقیہ دوہڑے ۴۔ اصلاحی دوہڑے
۵۔ وسیبی دوہڑے ۶۔ مزاحمتی اور سیاسی دوہڑے ۷۔ تہواروں کے دوہڑے

ا۔ مذہبی دوہڑے

مذہب ہر دور میں انسان کی بنیادی ضرورت رہا ہے کیونکہ انسان کو زندگی گزارنے کے لیے جن اصولوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ اسے مذہب ہی دے سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ انسان کی ابتداء سے لحہ موجود کا جائزہ لیں تو انسان کسی نہ کسی مذہب سے متاثر نظر آتا ہے۔ سرائیکی زبان سرائیکی بننے سے پہلے ہندی زبان تھی اور اس کا مذہب ہندو مت تھا اور عقائد کا تعلق بھی ہندی عقائد سے تھا پھر اس دھرتی پر اسلام آیا اور مذہبی عقائد میں اسلامی عقائد بھی شامل ہو گئے۔ وادی سندھ میں اسلام کی آمد سے ہندو دھرم اور اسلام دوہڑے مذہب بن گئے۔ مذہبی دوہڑوں میں متفرق مذہبی موضوعات پائے جاتے ہیں جن میں حمد، نعت، منقبت، ٹھر اور مذہبی رہنماوں کی صفات کو نظم کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ موت وحیات کے فلسفے کو بھی دوہڑے کا موضوع بنایا گیا ہے۔ حمدیہ اور نعتیہ دوہڑے درج ذیل ہیں۔

حمدیہ دوہڑہ:

بے خودی وچ وحدت والی جڈاں اچانک آندے
آ دریاں حیرت دے اندر ٹپ ٹپ غوطے کھاندے

Vol.4 No.2 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

سبحانی ما اعظم شانی سچل حرف الاندے (26)

نعتیہ دوہڑہ:

تی ڈی زلف دا نام محمدؐ ہے تی ڈا اسم عظیم خدا ناں ٹے
بن بشر شکل تی ڈا عکس آیا تی ڈا جسم کریم خدا ناں ٹے
تی ڈا شرف مزاج سلیم ڈ سے تی ڈی طبع تسلیم خدا ناں ٹے
شہباز رؤف رحیم ب ٹ یوں تی ڈا رحم رحیم خدا ناں ٹے (27)

۲۔ **حسینی دوہڑہ:**

سرائیکی ادب کا ایک بڑا حصہ ذکر حسین اور واقعات کربلا پر مشتمل ہے۔ حجاج بن یوسف کے دور میں علوی اور ہاشمی خاندان سندھ ہجرت کر آئے۔ سرائیکی وسیب میں شاہ گردیز کا مزار ہے جہانیاں جہاں گشت؛ ملتان میں شاہ شمس سبز واری اور راجو قتال نے سرائیکی وسیب کو متاثر کیا۔ سرائیکی مرثیہ حسینی دوہڑے کی ابتدائی شکل اسماعیلی بزرگوں کے گنعان ہیں۔ حسینی دوہڑے کو ہم مذہبی دوہڑے کہہ سکتے ہیں۔ مگر حسینی دوہڑے ایک الگ موضوع کے طور پر ابھر کر سامنے آئے ہیں۔

پ ٘ دے پیچ ولیندیں ظالم کڑیاں ظلم دیاں جڑیاں
پتر حسینؑ دا پا بیٹھا ل ٘ طوق تے پیریں کڑیاں
ڈیکھ کے فضہ دائی دیاں چا اکھیاں لائیاں جھڑیاں
ذرا طوق ڈھلے چا کر بھیڑا ایندیاں پھپھیاں ڈیدیاں کھڑیاں (28)

۳۔ **عشقیہ دوہڑہ:**

عشقیہ دوہڑوں میں محبوب کے حسن و جمال، ہجر و فراق وصال یار، انتظار، شکوے اور بے وفائی جیسے جذبات کا اظہار پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ لوک داستانوی کرداروں کے عشق و محبت اور ہجر کے کرب کو بھی دوہڑے کا موضوع بنا کر نظم کہا جاتا ہے۔ مبتلائے عشق ہو کر سب سے پہلے انسان کی جو چیز چھن جاتی ہے وہ اسکا آرام و سکون ہے اور عشق سب سے پہلے انسان کے طرز زندگی اور اس کے سماجی معاملات کو متاثر کرتا ہے ایسے اثرات کا شکار شاعر اپنے ایک دوہڑے میں کچھ اس طرح اظہار کرتا ہے۔

جیں ڈینہہ دا عشق آ پیش پیا حج روزہ نماز قرآن بھل ٘ ئے
ہر ویلے کراں درِ یار تے سجدہ میکوں کعبہ ، دین ، ایمان ، بھل ٘ ئے
ہر ویلے دل وچ یاد س ٘ ٹ جیندی یاد وچ رب رحمان بھل ٘ ئے
ایں فیضؔ نمانڑیں شودے کوں سب عزت، شوکت، شان بھل ٘ ئے (29)

لوک داستانوی کرداروں کو علامت بنا کر ہر شاعر نے اپنی شاعری میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ مثلاً

سسی صاف جمال پنل وچ رمز حقیقی لدھی
غفلت خواب توں یار و ٘ ٘ ایا سوز فراق دی ڈدھی
ہجر اندر بے تاب لیکن سک محبوب دی ودھی
ٹر پئی پیر پیادی خوشترؔ پیت پریت دی ٘ دھی (30)

۴۔ **مزاحمتی وسیاسی دوہڑہ:**

ان دوہڑوں میں سرائیکی وسیب اور اس کے رہائشی لوگوں کے ساتھ ہونے والا استحصال، حکمرانوں کا غاصبانہ رویہ، جبر، سرائیکی وڈیرے کی خود غرضی، بد سلوکی، سرائیکی شناخت کا مسئلہ معاشرے کے معاشی اور معاشرتی حالات کا بیان ملتا ہے۔

ساڈے پیر نہ پہلے بھوئیں تے ہن ساڈے سر توں کہیں اسمان چھکیے
ساڈے لفظ یتیمیں وانگ رُلیے ساڈی نظم دا کہیں عنوان چھکیے
چھک تانڑ اچ اجرک لیراں تھئی ساڈے ٘ ئے اقبال ارمان چھکیے
ہک ساہ ہا آئے ہیں در تی ڈے او وی دڑکے ڈے دربان چھکیے (31)

۵۔ **اصلاحی دوہڑہ:**

Vol.4 No.2 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

سرائیکی دوہڑے میں ہمیں اخلاقی واصلاحی رنگ بھی نظر آتا ہے۔

ڈینہہ چنگے مندے آویندن مت چھوڑیں ڈور انا دی
ہتھ کہیں دے اوں اڈیں نہ، نہ رکھیں تانگھ بھرا دی
کر محنت ، محنت والے دا بݨ ویندئی رب امدادی
ہے برکت ،حرکت وچ ساجدؔ فرمیندی ذات خدا دی (32)

۶۔ تہواروں کادوہڑہ:

سرائیکی شاعری میں تہواروں میں سے عید کے تہوار کے دوہڑے زیادہ تر ملتے ہیں۔ذیل میں کچھ امثال درج ہیں۔

ا رہ پو عید منیسوں چن ، تیکوں جانی رات ٹکیندے ہیں
تی ڈے ریشم جہیں چن ہتھیں کوں، چُم پیار دی مہندی لیندے ہیں
می ڈے کیتے رات معراج بݨا، ا دل دا شوق مٹیندے ہیں
رلے رات گذار محبت دی، ڈینہاں خاورؔ عید منیدے ہیں (33)

۷۔ وسیبی / سماجی دوہڑہ:

سماج کے بغیر انسان ادھورا ہے ہر انسان کو اپنی جائے پیدائش سے پیار ہوتا ہے۔شاعر ویسے بھی حساسی انسان ہوتا ہے اپنے معاشرے کے دکھ درد پر زیادہ رنجیدہ ہو جاتا ہے اور پھر اس کو اپنی شاعری میں بیان کرتا ہے۔بالکل ایسے ہی اپنے سماج کی خوبصورتی کو لفظوں میں بیان کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ہمارے دوہڑہ گوشاعر بھی اس رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ان کے اس روپ کے کچھ رنگ درج ذیل ہیں۔

اوں سال وانگوں ایں سال ولا آ ڈیکھ توں ول چھل ۔وڑ ڈتے
ساڈی محنت ہئی کئی سالیں دی آئے اینجھا ہل چھل ۔وڑ ڈتے
اساں کل دے بھالے وچ رہ یوں کیتی کہیں کل چھل ۔وڑ ڈتے
نئیں نجم ہݨ کئی راہ لبھدا چودھار ہے چھل ، چھل ۔وڑ ڈتے (34)

دوہڑے میں تمام قسم کے مضامین کو موضوع بنایا جاسکتا ہے۔صوفیانے اس صنف کو تصوف کے اسرار ورموز بیان کرنے کے لیے ذریعہ اظہار بنایا ہے۔عشقِ حقیقی ومجازی،ہجر وفراق جیسے روایتی موضوعات کے علاوہ عصری مسائل اور ماڈرن نظریات وغیرہ ہمہ قسم موضوعات کو بیان کرنے کی گنجائش اس صنف ادب میں موجود ہے۔

حوالہ جات

1. ۔امپوری، کیفی، سرائیکی شاعری، ملتان، بزم ثقافت، ۱۹۶۹ء، ص ۱۱۹
2. پرویز، ڈاکٹر سجاد حیدر، مختصر تاریخ زبان وادب سرائیکی، پاکستان، ادارہ فروغ قومی زبان، ۲۰۱۶ء، (چوتھا ایڈیشن)، ص ۱۶۱
3. ہاشمی، حمید اللہ شاہ، پنجابی زبان وادب، پاکستان، انجمن ترقی اردو، ۱۹۸۸ء، ص ۸۹
4. کلانچوی، دلشاد، سرائیکی باغ بہاراں، بہاولپور، اکادمی سرائیکی ادب، ۱۹۹۵ء، ص ۳۹
5. اعوان، ڈاکٹر گل عباس، جدید سرائیکی شاعری، ملتان، جھوک پبلشرز، ۲۰۱۴ء، ص ۱۵۵
6. قریشی، عبدالغفور، پنجابی ادب دی کہاݨی، پاکستان، پنجابی ادبی بورڈ، ۱۹۸۹ء، ص ۷۸،۶۰
7. قریشی، اکرم، شاعری دافن، ڈیرہ غازی خان، بزم اکرم ماݨہ احمدانی، ۱۹۹۰ء، ص ۳
8. جلال، سید قاسم، ۱۹۹۱ء دیاں کجھ کتاباں داجائزہ، مشمولہ سرائیکی ادب ملتان، شمارہ نمبر ۷، جلد نمبر ۲۱، جولائی ۱۹۹۲ء، رائٹرز کالونی، ملتان، ص ۹
9. جمال، انور، ادبی اصطلاحات، پاکستان، نیشنل بک فاونڈیشن، ۱۹۹۳ء، ص ۱۲۰
10. خان، محمد آصف، آکھیا بابا فریدنے، لاہور، پنجابی ادبی بورڈ، (چھیواں ایڈیشن)، ۲۰۰۹ء، ص ۱۶۲
11. رسولپوری، اسلم، سرائیکی ادب وچ، معنی داپندھ، رسول پوری، سرائیکی پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء، ص ۱۴۶
12. رسولپوری، اسلم (مرتب) بیدل سندھی، ملتان، بزم ثقافت، ۱۹۷۸ء، ص ۳۷

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

13. تونسوی، ڈاکٹر طاہر، خوشدل (حیات اور کلام)، اسلام آباد، لوک ورثہ اشاعت گھر، س ن، ص ۲۰
14. رسولپوری، محمد اسلم (مرتب)، سچل سر مست، ملتان، جھوک پبلشرز، ۲۰۱۶ء، ص ۱۵۴
15. ،امپوری، کیفی، سرائیکی شاعری، ملتان، بزم ثقافت، ۱۹۶۹ء، ص
16. جتوئی، غلام حیدر خان یتیم، دُر یتیم، ملتان، جھوک پبلشرز)(ڈوجھا ایڈیشن) ۲۰۱۴ء، ص ۱۸۷
17. رسولپوری، محمد اسلم (مرتب)، حمل لغاری، ملتان، بزم ثقافت، ۱۹۸۱ء، ص ۴۸
18. تونسوی، طاہر (مرتب)، خیر شاہ دا کلام، ملتان، بزم ثقافت، ۱۹۷۷ء، ص ۳۷
19. اختر، نسیم، سچل سر مست کا سرائیکی کلام، ملتان، سرائیکی ادبی بورڈ، ۲۰۱۱ء، ص ۱۸۳
20. مرزا، شفقت تنویر، کوک، اسلام آباد، لوک ورثے کا قومی ادارہ، ۱۹۸۰ء، ص ۷۸
21. جامپوری، کیفی، سرائیکی شاعری، ملتان، بزم ثقافت، ۱۹۶۹ء، ص ۲۰۷ تا ۲۰۹
22. صادق، صوفی احمد جان، تذکرۃ الشعرائے سرائیکی مشمولہ سہ ماہی سرائیکی بہاولپور (جنوری تا مارچ) اپریل ۱۹۷۶ء، شمارہ نمبر ۳۸، جلد نمبر ۱۰، بہاولپور، سرائیکی ادبی مجلس، ص ۲۴
23. ،امپوری، کیفی، سرائیکی شاعری، ملتان، بزم ثقافت، ۱۹۶۹ء، ص ۲۱۱، ۲۱۲
24. ایضاً، ص ۲۱۳، ۲۱۴
25. صفوری، صاحبزادہ حاجی محمد، سسی پنوں، لاہور، آئینہ ادب، چوک مینار انار کلی، ۱۹۷۲ء، ص ۱۱۳
26. عارض، میاں اللہ بخش: قصہ ہیر رانجھا سوالاً جواباً مشمولہ ملغانڑی، حمید الفت، سرائیکی ادبی سدھ، ۲۰۰۸ء، ملتان، سرائیکی ادبی بورڈ، ۲۰۰۹ء، ص ۱۵
27. رسولپوری، محمد اسلم، منتخب کلام سچل سر مست، ملتان، بزم ثقافت، ۱۹۷۷ء، ص ۱۰۴
28. شہباز، فدا حسین، مشمولہ سرائیکی ادبی اُڈار ۱۹۹۹ء، ملتان سرائیکی ادبی بورڈ، ۲۰۰۰ء، ص ۸
29. احمدانڑی، فدا، انیس پنجاب امام علی شاہ شفیق، مشمولہ ماہنامہ اختر ملتان (جلد نمبر ۶، شمارہ نمبر ۵)، ملتان، رائٹرز کالونی، فروری ۱۹۶۹ء، ص ۱۰
30. فیضی، تصدق احمد، سائیں فیض رسول فیض مشمولہ سہ ماہی سرائیکی (جنوری تا مارچ) (جلد نمبر ۱۰، شمارہ نمبر ۳۷) بہاولپور، گردیزی پریس، ۱۹۷۶ء، ص ۲۸
31. خوشتر، محمد نواز، کلام خوشتر مشمولہ ماہنامہ اختر ملتان (جلد نمبر ۶، شمارہ نمبر ۵)، ملتان، رائٹرز کالونی فروری ۱۹۶۹ء، ص ۳۳
32. ملتانی، عیسن شاہ ساجد، دل دیاں دل وچ، ملتان، جھوک پبلشرز، ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۲
33. خاور، عنایت حسین مشمولہ مولائی، دلبر حسین، وسیبی سخنور، ڈیرہ غازی خان، سنگار، سرائیکی ادبی سنگت، ۲۰۰۰ء، ص ۵۴
34. انجم، نجیب اللہ، سوچ، ڈیرہ غازی خان، سوجھل سرائیکی فورم، ۲۰۱۵ء، ص ۱۴۴